جماعت احمدیہ قادیان نے یوم التبلیغ کس طرح منایا

مردوں۔ عورتوں اور بچوں کی تبلیغی کوششیں

۸- اکتوبر ۱۹۳۲ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو یوم التبلیغ مقرر فرمایا تھا۔ جماعت احمدیہ قادیان نے نہایت شاندار طریق سے منایا۔ مرکزی دفاتر اور سکولوں میں چھٹی کر دی گئی تھی۔ تا ہر شخص اعلائے کلمۃ اللہ میں مصروف ہو سکے۔ ۸ اکتوبر صبح سات بجے کے قریب نئی اور پرانی آبادی کے درمیان جو میدان واقعہ ہے۔ اور ریتی چھلہ کے نام سے مشہور ہے اس میں تبلیغ کے لئے ارد گرد کے دیہات میں جانے والے اصحاب کا اجتماع ہوا۔ جہاں مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب مقامی امیر جماعت نے ایک مختصر گر جامع تقریر میں ادعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ ۔ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کی تفسیر کرتے ہوئے نصیحت کی۔ کہ دلائل پیش کرنے کے علاوہ لوگوں کے جذبات کو بھی بیدار کرنا چاہیئے۔ پھر آپ نے نصیحت فرمائی۔ کہ ایسے موقعوں پر نیک نمونہ دکھانا چاہیئے۔ اور مخالفین کی اشتعال انگیزی کے باوجود صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے۔ بعد ازاں مجمع سمیت آپ نے دعا کی۔ اور احباب اپنے اپنے حلقوں میں تبلیغ کے لئے روانہ ہو گئے۔

ہر تبلیغی پارٹی کے تبلیغی حلقہ کی تعیین پہلے ہی کی جا چکی تھی اور یہ انتظام کیا گیا تھا۔ کہ مضافات قادیان کا کوئی گاؤں خالی نہ رہ جائے۔ اس انتظام کے ماتحت احباب روانہ ہوئے۔ مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء بھی اپنے اساتذہ اور مانیٹروں کے ساتھ تبلیغ کے لئے گئے۔ اور سوائے معذور لوگوں کے یا چند ایسے اصحاب کے جو دکانوں اور مکانات کی حفاظت کے لئے بطور پہرہ دار مقرر کئے گئے۔ یا جنہوں نے اپنے گھروں میں غیر احمدیوں کو دعوت دے کر تبلیغ کا انتظام کیا۔ باقی تمام اصحاب خواہ وہ کارکن تھے۔ یا غیر کارکن۔ دوکاندار تھے یا پیشہ ور۔ تمام کے تمام تبلیغ کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ آٹھ بجے کے بعد تمام احمدیوں کی دوکانیں بند ہو گئیں۔ اور سارا دن بند رہیں۔ ارد گرد کے اٹھی کے قریب دیہات میں احباب پہنچے۔ ایک آدھ جگہ ان سے سختی بھی کی گئی۔ اور تشدد سے کام لیا گیا۔ لیکن ان کی طرف سے کوئی ناگوار واقعہ ظہور پذیر نہ ہوا۔ بعض اصحاب جنہیں اس دن سفر کرنا پڑا۔ انہوں نے دوران سفر میں اپنا یہ فرض ادا کیا۔

مردوں کے علاوہ خواتین نے بھی تبلیغ کی۔ اکثر خواتین نے مقامی عورتوں میں ان کے گھروں میں جا کر یا انہیں اپنے گھر بلا کر تبلیغ کی۔ بعض قریب قریب کے دیہاتوں میں بھی گئیں۔ چھوٹے بچوں نے صبح ۸ سے ۱۱ بجے تک اور شام کو ۴ سے ۶ بجے تک جلوس نکالا۔ اور سارے شہر کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار پڑھتے ہوئے چکر لگایا۔ غرض جماعت احمدیہ قادیان نے نہایت

اخبارِ احمدیہ

تبلیغی اشتہارات کے متعلق اعلان

بعض جماعتیں تبلیغی اشتہارات وغیرہ بغیر اپنے نائب مہتمم صاحب ضلع کی منظوری کے شائع کر دیتی ہیں۔ اور ان میں کئی نقائص رہ جاتے ہیں۔ اس لئے آئندہ کے لئے تمام جماعتوں کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جس جماعت نے کوئی اشتہار وغیرہ چھپوانا ہو۔ وہ اپنے نائب مہتمم صاحب سے مشورہ کر کے ان کی منظوری سے چھپوایا کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سید والہ اور پنڈی چری میں جلسہ

جماعت احمدیہ سید والہ اور پنڈی چری کے علیحدہ علیحدہ دو جلسے ہونے والے ہیں۔ پہلا جلسہ سید والہ میں ۱۲-۱۳-۱۴ اکتوبر کو ہوگا۔ اور پنڈی چری میں ۱۶-۱۷ اکتوبر کو۔ بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ تمام قریب کی انجمنیں شامل جلسہ ہو کر رونق بخشیں۔ خوراک کا انتظام بانی جلسہ ہوگا۔ صرف اپنے بستر سے ہمراہ لائیں۔ خاکسار شیر محمد سکرٹری سید والہ

بھچال کلاں کے جلسہ کا التوا

الفضل مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۲ء میں شائع کیا گیا تھا۔ کہ بھچال کلاں ضلع جہلم میں ۱۳-۱۴-۱۵ اکتوبر کو جلسہ ہوگا۔ تا اطلاع ثانی یہ جلسہ ملتوی کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ابھی تک قطعی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

سات دن کی اجازت

ایک صاحب نے چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق ایک معذوری پیش کر کے لکھا ہے۔ کہ بجائے اخیر اکتوبر کے نومبر کے پہلے ہفتہ میں اس کی ادائگی کی اجازت دی جائے۔ لیکن خط پر اپنا نام لکھنا بھول گئے ہیں۔ لہذا بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ انہیں چندہ جلسہ سالانہ اُن کے موجودہ حالات کی بنا پر نومبر کے پہلے ہفتہ میں ادا کرنے کی اجازت ہے۔ ناظر بیت المال - قادیان ؁

تلاشِ گمشدہ

چوہدری شاہ محمد صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس عرصہ دو ماہ سے لاپتہ ہیں۔ جہاں کہیں ہوں، یا جس کسی صاحب کو پتہ ہو۔ تحریر فرما کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ جلد ان کے ساتھ خط و کتابت کر سکے۔ اُن کے بچے بہت اداس ہیں۔ جہاں کہیں ہوں چلے آئیں۔ خاکسار عبدالمنان نائب مدرس مدرسہ ٹپیالہ تحصیل کھاریاں۔ ضلع گجرات ؁

درخواست ہائے دعا

۱- اس وقت تک میرے چار بچے چھوٹی عمر میں داغ مفارقت دے چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ باعمر اور دین کی خادم اولاد نرینہ عطا فرمائے۔ خاکسار عبدالرحیم پراچہ۔ بھلوال۔ ضلع سرگودہ۔

۲- مولوی عبداللہ صاحب مالا باری سابق کلم عربی ٹائپ ٹائڈ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ

۳- احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ میری بیماری اور مشکلات رفع کرے۔ خاکسار محمد بخش حصار۔ ۴- میری لڑکی زبیدہ بیگم عرصہ ڈیڑھ ماہ سے سخت بیمار ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت بخشے۔ خاکسار نظام الدین۔ انبالہ چھاؤنی

ولادت

۱- ۱۲ ستمبر ۱۹۳۲ء شیخ محمد بشیر صاحب ابنالوی کے گھر خدا تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مولود کا نام محمد حمید تجویز فرمایا ہے۔ احبابِ درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار شیخ محمد عنایت اللہ - مریدکے۔

۲- ۱۴ ستمبر ۱۹۳۲ء اللہ تعالیٰ نے ملک محمد افضل خاں صاحب ٹھیکیدار گوجرانوالہ کے ہاں لڑکا عطا کیا۔ احباب درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالحمید۔ جھونوانی ؁

۳- خدا تعالیٰ نے میرے بھائی صاحب کے ہاں لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب مولود کی عمر کی درازی اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار رحمت اللہ۔ حیدرآباد سندھ ؁

دعائے مغفرت

۱- ۲۵ ستمبر ۱۹۳۲ء ۳ بجے صبح بزرگوارم احمد بخش صاحب انتقال کر گئے دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار محمد حسین دھرم کوٹ رندھاوا ؁

۲- میرا لڑکا ۲۷ ستمبر ۱۹۳۲ء کو فوت ہو گیا ہے۔ دعائے مغفرت کی جائے ؁ خاکسار عبدالغنی۔ پائل ؁

۳- میری والدہ صاحبہ مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۳۲ء کو وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں ؁ خاکسار حبیب اللہ پاسپورٹ کلرک مجمرہ ؁

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ہر ایک احمدی کو چندہ جلسہ سالانہ میں اپنی آمد کا پانچواں حصہ علاوہ ماہواری چندوں کے اخیر اکتوبر ۱۹۳۲ء تک داخل کرا دینا چاہیئے ؁

ناظر بیت المال۔ قادیان

جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کا دورہ

شملہ سے ایسوسی ایٹڈ پریس کا تار مظہر ہے۔ کہ جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب ممبر تعلیم حکومت ہند ۹ر اکتوبر کو دورہ پر روانہ ہونگے۔ لاہور۔ ایبٹ آباد۔ امرتسر اور قادیان سے ہوتے ہوئے ۱۵- اکتوبر کو دہلی تشریف لے جائیں گے۔ اور ۱۹ر اکتوبر کو لاہور میں سر فضل حسین صاحب کو چارج دیں گے ؁

احمدیہ ٹریٹوریل کمپنی کی بھرتی

احمدیہ ٹریٹوریل کمپنی کی بھرتی چودہ اور پندرہ تاریخ ماہ حال کو ہوگی۔ جو دوست اس بھرتی میں شریک ہونا چاہیں۔ وہ چودہ اکتوبر کو قادیان پہونچ جائیں۔ عمر ۱۸ سال سے ۴۴ سال تک ہو۔ نظر کمزور نہ ہو۔ اور عام صحت اچھی ہو۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احمدیہ جماعتیں اس امر کی طرف پوری توجہ کرینگی۔ اور مناسب آدمی بھجوائیں گی۔ پنجاب سے باہر کے اصحاب نہ آئیں ؁

خاکسار میرزا شریف احمد۔ ناظم تربیت جسمانی۔ قادیان۔

بزرگان سلسلہ و دیگر اہل قلم اصحاب سے گزارش

الفضل کے خاتم النبیین نمبر کے لئے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے نظم و نثر کی جو درخواست کی گئی ہے۔ براہ کرم اسے جلد سے جلد شرف قبولیت بخشیں۔ اور اپنے اپنے مضامین بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیں۔ وقت بہت کم ہے۔ اور خاتم النبیین نمبر کی تیاری میں کئی قسم کی مشکلات درپیش ہیں۔ احباب اس مبارک کام میں ضرور تعاون فرمائیں ؁

پونچھ کے مسلمان افسر مشکلات میں

پونچھ ۷ر اکتوبر مسلم ایسوسی ایشن کی طرف سے حسب ذیل تار موصول ہوا ہے:۔ مسلمانوں کی حالت میں کوئی فرق رونما نہیں ہوا۔ میر محمد خان ڈپٹی انسپکٹر پولیس کو شہر کے پولیس سٹیشن سے تبدیل کر کے پولیس لائن میں بھیج دیا گیا ہے۔ آلاؤنس الاؤنس کی رعایت سے بھی محروم کر دیا گیا ہے۔ یہ سب کچھ ایک ہندو مجسٹریٹ کی رپورٹ کا نتیجہ ہے جس نے اپنے بھائی کو شہر کے پولیس سٹیشن میں بھیج دیا ہے۔ میر محمد خان صاحب پر اور مصائب نازل کرنے کا بھی بندوبست ہو رہا ہے۔ ہندو بدمعاشوں کی ایک ٹولی مسلمان افسروں کے خلاف کام کر رہی ہے۔ اور انہیں ہر طرح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۴ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کے منصوبے کامیابی کی حد کو پہنچ گئے

کیا مسلمان اب بھی خواب غفلت سے بیدار نہ ہونگے؟

ایک تعلیم یافتہ ہندو کا بیان

حال ہی میں ایک تعلیم یافتہ اور کاروباری ہندو نے اخبار "زمیندار" میں ہندوؤں کی ترقی اور مسلمانوں کے تنزل کے متعلق ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں اپنی برتری کا ثبوت دیتے ہوئے صفائی کے ساتھ کچھ ایسی باتیں کہدی ہیں۔ جن کے صحیح ہونے میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نظر نہیں آتی۔ کیونکہ ہندوؤں کی ایک ایک حرکت اور ایک ایک عمل سے ان کی پوری پوری تائید و تصدیق ہوتی ہے۔ مسلمانوں میں اگر زندہ رہنے اور عزت کی زندگی بسر کرنے کا کچھ بھی احساس باقی ہے۔ تو ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ عبرت حاصل کریں۔ اور اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی طرف جلد سے جلد متوجہ ہوں:۔

ہندوؤں کا جسمانی غلبہ

مضمون نویس صاحب نے یہ بتاتے ہوئے۔ کہ مسلمانوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے ہندو متواتر تیس سال سے کوشش کر رہے ہیں اور اب انہیں اپنے مقصد میں بہت بڑی کامیابی حاصل ہو گئی ہے۔ پہلے ہندوؤں کی جسمانی طاقت اور قوت کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"مسلمان بھائیوں کو علم ہو گا۔ کہ ہندو بزدل اور ڈرپوک مشہور تھا۔ مگر آج ہماری جسمانی صحت۔ راست گفتاری۔ عزت نفس مسلمانوں سے بدرجہا بہتر ہے۔ ہمارا بچہ بچہ قوم پروری کے نشہ میں دیوانہ ہے۔ ہماری بہنیں قوم کے لئے ہر ایک قربانی کرنے کو تیار ہیں۔ جب سے ہندو بہنوں نے جیل کی چار دیواری کی سختی کو سہار لیا اسی دن سے مسلمانوں کا رہا سہا رعب چلا گیا ہے۔ یہ سب کچھ یکدم نہیں ہو گیا۔ بلکہ گورو کل یونیورسٹی کے تیس سال کے متواتر پرچار کی بدولت ہمیں یہ کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ اور تیس سال کے عرصہ میں سماج کا پروگرام ہر ایک ہندو کے گھر تک پہونچا دیا گیا ہے"۔

یہ ہندوؤں کی مسلمانوں کے مقابلہ میں تیاری کا ایک پہلو ہے۔ یعنی اپنے آپ کو جسمانی اور اخلاقی لحاظ سے مضبوط بنانا۔ ہر ایک ہندو میں قومی ترقی کا احساس پیدا کرنا اور اس کے لئے ہر ایک قربانی کرنے پر آمادہ کرنا۔ اور جیسا کہ مندرجہ بالا اقتباس سے ظاہر ہے۔ یہ باتیں ہندوؤں کو حاصل ہو چکی ہیں:۔

مسلمانوں پر مالی لحاظ سے غلبہ

اس کے مقابلہ میں دوسرا پہلو مسلمانوں کو مالی لحاظ سے کمزور کرنا تھا۔ اس میں ہندوؤں کو جس قدر کامیابی ہو چکی ہے۔ اس کا پتہ مضمون نگار کے حسب ذیل بیان سے لگ سکتا ہے:۔

"سماج کے پروگرام کا دوسرا جزو مسلمانوں کی جائدادیں خریدنا تھا۔ اس میں بھی ہندو سوسائٹی بالکل کامیاب ہو گئی۔ آج سے تیس سال پیشتر پنجاب کے تمام شہروں میں ملکیت زیادہ مسلمانوں کی تھی۔ مگر آج لاہور اور امرتسر کا ہی اندازہ لگا لیں۔ آج تمام پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ہماری ملکیت ۶۵ فیصدی سے زیادہ ہے۔ امرتسر میں ہندوؤں کی ملکیت ۳۰ فیصدی سے زیادہ نہ تھی۔ مگر آج ۸۵ فیصدی ہے۔ مسلمانوں کو امرتسر شہر چھوڑ کر شہر سے باہر آباد ہونا پڑا۔ صادق پورہ۔ شریف پورہ اس بات کی زندہ مثالیں ہیں مگر اس کے بالمقابل ہندوؤں نے گرمی کے موسم کے لئے آریہ نگر میں بنگلے بنانے شروع کئے ہیں۔ جن کی مجموعی تعداد پانچ صد سے زیادہ ہو گئی ہے۔ قانون انتقال اراضی ہماری راہ میں ایک وسیع خلیج کی طرح حائل ہو گیا۔ وگرنہ ہم پنجاب کی تمام قابل کاشت زمین بھی خرید لیتے۔ اور مسلمان صرف مزارعین کی حیثیت میں رہ جاتے۔ پروگرام کا یہ جزو ہندوؤں نے سکھوں کے لباس میں شروع کر دیا ہے۔ اور بہت حد تک کامیابی ہو گئی ہے"

مسلمانان ہند کی حالت کا اندازہ

یہ اس صوبہ کے مسلمانوں کا حال ہے۔ جس میں تمام دیگر اقوام کے مقابلہ میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ اور جہاں تمام دیگر صوبوں کے مسلمانوں کی نسبت ان کی مالی اور جسمانی حالت بہت اعلےٰ تھی۔ جب صرف ۳۰ سال کے قریب عرصہ میں پنجاب میں مسلمانوں کی یہ حالت ہو چکی ہے۔ جس کا ایک ہندو کے الفاظ میں اوپر ذکر آچکا ہے۔ تو بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وہ صوبے جہاں مسلمانوں کی حالت مسلمانان پنجاب کی حالت کے مقابلہ میں ہر لحاظ سے کمزور تھی۔ ہندوؤں کی غاصبانہ دست درازیوں کی وجہ سے کس حد کو پہونچ چکی ہے:۔

ہندوؤں کا اصل مقصد و مدعا

مالی اور جسمانی لحاظ سے مسلمانوں پر غلبہ حاصل کرنے۔ اور ان دونوں پہلوؤں میں کمزور اور ناتوان بنا دینے کا جو پروگرام ہندوؤں نے تجویز کیا تھا۔ اور جس کی کامیابی کا اب وہ علے الاعلان ذکر کر رہے ہیں۔ اس کا مقصد اور مدعا بالفاظ مضمون نگار یہ ہے:۔

"پروگرام کا آخری جزو اسی وقت شروع ہونا تھا۔ جس وقت ہم پہلے دو جزوں میں پوری طرح کامیاب ہو جائیں۔ پہلے دو جزوں میں ہم پوری طرح کامیاب ہو گئے۔ اور ذرہ بھی کوئی گنجائش باقی نہ رہی۔ تو اچھوت کو ہم نے اپنے ساتھ ملا لیا۔ کیونکہ جب تک اچھوت قوم کی جگہ بھرنے کے لئے ہم دوسری قوم تیار نہ کر لیتے۔ اس وقت تک ہم اچھوت کو ساتھ نہیں ملا سکتے تھے"

مسلمانوں کو اچھوت بنایا جائیگا

مطلب بالکل واضح ہے۔ اور وہ یہ کہ مسلمانوں پر مالی اور جسمانی لحاظ سے فوقیت حاصل کرنے کی غرض پروگرام کے آخری جزو کو پورا کرنا ہے۔ اور وہ آخری جزو یہ ہے۔ کہ اچھوت اقوام کو ہندو اپنے ساتھ ملا لیں۔ اور ان کی جگہ مسلمانوں کو کھڑا کر دیں:۔

اچھوتوں کو ساتھ ملانے کی کوشش

اچھوتوں کو ساتھ ملانے کے لئے جو کچھ کیا جا رہا ہے وہ بالکل ظاہر ہے۔ اور تو اور خود گاندھی جی اسی غرض کے لئے جان دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور اب تمام چھوٹے بڑے ہندو اس غرض کے لئے سر توڑ جد و جہد کر رہے ہیں۔ لاکھوں روپے اس مقصد کے لئے جمع کئے جا رہے ہیں۔ مندروں کے دروازے اچھوتوں کے لئے کھول رہے ہیں۔ ان کے ساتھ مل کر کھانے پینے میں مصروف ہیں۔ حتیٰ کہ بعض تو ان کے ساتھ بیاہ شادی کے تعلقات پیدا کرنے کے لئے بھی تیار ہو رہے ہیں۔ غرض اچھوتوں کو اپنے ساتھ ملانے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ ہندو دھرم کی تعلیمات اور روایات کو پس پشت ڈال کر کی جا رہی ہے۔ ہر جگہ اس کے لئے شور مچا دیا گیا ہے۔ سوسائٹیاں بن گئی ہیں:۔

مسلمانوں کی طرف سے بے فکری

ایک طرف تو یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کو اچھوتوں کے قائم مقام بنانے کے انتظامات مکمل کئے جا رہے ہیں۔ اور صاف طور پر کہا جا رہا ہے۔ کہ

"اب اگر مسلمانوں کی آنکھیں کھل بھی گئی ہوں۔ تو چنداں فکر کی بات نہیں۔ کیونکہ میدان ہمارے ہاتھ میں ہے۔ راستی۔ مسیحائی۔ قوم پروری۔ قومی غیرت۔ جانثاری۔ علم و تجارت ہمارے پاس ہے پھر ہمیں کس چیز کی پروا ہے"

گویا ہندو مسلمانوں کی ذلت اور بربادی کو انتہا تک پہونچا دینے۔ اور انہیں اچھوتوں کے درجہ پر کھڑا کرنے کے سامانوں سے اس قدر لیس ہو چکے ہیں۔ کہ اب اگر مسلمان آنکھیں کھول بھی لیں۔ اور اپنے بچاؤ کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کر دیں۔ تو بھی ہندوؤں کے لئے چنداں فکر کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ہر پہلو سے انتظامات مکمل کر چکے ہیں؛

ہلکا سا پردہ بھی چاک ہو گیا

اس اعلان نے وہ ہلکا سا پردہ بھی بالکل چاک کر دیا ہے جو مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کے منصوبوں اور ان کی سرگرمیوں پر پڑا ہوا تھا۔ اور اب اس پردہ کی ضرورت بھی کیا تھی جبکہ ہندوؤں کو یقین ہو چکا ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ ہر طرح سے تقویت اور قوت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کی بے کسی اور بے بسی انتہا کو پہونچ چکی ہے۔ اور اب صرف ایک دھکے کی کسر ہے۔ جو مسلمانوں کو فوراً اس گڑھے میں گرا دے گا۔ جو ہندوؤں نے اچھوتوں کے لئے تیار کر رکھا ہے۔ اور جس میں سے پہلے اچھوتوں کو وہ اب نکال لینا چاہتے ہیں؛

مسلمانوں کی حالت

ہندوؤں کو شبہ ہے۔ کہ اپنی تباہی و بربادی کو بالکل کھلم کھلا دیکھ کر مسلمانوں کی آنکھیں کھل گئی ہوں۔ اور شاید وہ دم توڑنے سے قبل رقص بسمل کے مرتکب ہوں۔ اگرچہ ہندو شکاریوں کے لئے یہ بھی کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ انہیں یقین ہے۔ کہ انہوں نے شکار کو پوری طرح قابو میں کر لیا۔ اور اس کے نکلنے کی کوئی راہ باقی نہیں رہنے دی۔ مگر ہم سمجھتے ہیں۔ مسلمان ابھی تک آنکھیں بند کئے غفلت کے گڑھے میں پڑے ہیں۔ اور اگر حالت یہی رہی۔ تو ان کا چالاک اور بے رحم شکاریوں کے دام فریب میں پھنس کر رہ جانا اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔ جس قدر ان کے متعلق سمجھا جا رہا ہے؛

مسلمانوں کی غفلت اور مدہوشی

سوائے اس کے کہ مسلمان خود اپنی تباہی اور بربادی کا فیصلہ کر چکے ہوں۔ اور انہوں نے طے کر لیا ہو۔ کہ ہندوستان کی سرزمین کو اپنے بوجھ سے ہمیشہ کے لئے ہلکا کر دیں۔ ان کی غفلت اور مدہوشی کی اور کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ اس وقت تک ہندو ان کے ساتھ جو کچھ کر چکے ہیں۔ اور جس کا تذکرہ اب وہ فاتحانہ انداز سے کر رہے ہیں۔ وہی کوئی کم دردناک اور الم انگیز نہیں۔ لیکن اگر اس کے متعلق مضیٰ ما مضیٰ بھی کہہ دیا جائے۔ تو آئندہ کے لئے ہی کیوں مسلمان ہوش میں نہیں آتے۔ اور اپنے خلاف ہندوؤں کی خطرناک سرگرمیوں کو دیکھ کر کیوں بیدار نہیں ہوتے؛

کیا مسلمان زندہ ہیں

زندہ جسم کو ایک چھوٹا سا کانٹا بھی درد کا احساس کرا دیتا ہے پھر اگر مسلمانوں میں زندگی کا ایک ذرہ بھی باقی ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ دن رات ان کے قومی جسم سے نہایت بے دردی کے ساتھ بوٹیاں توڑی جاتیں۔ اور گوشت نوچا جا رہا ہے۔ مگر وہ ذرا حرکت نہیں کرتے اور اب جبکہ ہندوؤں نے بقول خود ان کی تباہی کے سارے سامان مکمل کر لئے ہیں۔ اور انہیں اچھوت بنا دینے کے لئے پوری طرح تیار ہو چکے ہیں۔ اب بھی مسلمان اپنی حفاظت کے متعلق بالکل لاپروا ہیں؛

اگلے مضمون میں ہم انشاء اللہ بتائیں گے۔ کہ ہندو کن نئی تیاریوں اور نئے ساز و سامان کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ اور مسلمانوں پر کس طرح موت کی سی غفلت طاری ہے؛

کچھ ہندو مسلم سمجھوتے کے متعلق

اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ مولانا شوکت علی اور پنڈت مالویہ میں ہندو مسلم سمجھوتہ کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے۔ اور کوشش کی جا رہی ہے کہ گاندھی جی بھی اس میں شریک ہو سکیں۔ اگر گاندھی جی کی نگاہ میں ہندو مسلم سمجھوتہ کی کچھ وقعت ہوتی۔ تو جس طرح انہوں نے اچھوتوں کے ساتھ ہندوؤں کو سمجھوتہ کرنے پر مجبور کرنے کے لئے فاقہ کشی شروع کر دی تھی۔ اسی طرح مسلمانوں کے ساتھ سمجھوتہ کرانے کے لئے بھی کچھ کرتے۔ مگر انہوں نے تو ہندو مسلم سمجھوتہ کا ذکر تک نہیں کیا۔ اور دوسرے ہندو لیڈروں کو بھی اس وقت تک خیال نہیں آیا۔ جب تک ایک دو کانگرسی مسلمانوں نے اس کا ذکر نہیں چھیڑا۔ بہر حال ہندو مسلم سمجھوتہ کا سوال از سر نو اٹھایا گیا ہے۔ لیکن آثار کچھ اچھے نہیں نظر آ رہے۔ ہندوؤں نے جہاں اچھوتوں کو وزیر اعظم کے فیصلہ کی نسبت زیادہ نیابت دے کر ان سے سمجھوتہ کر لیا۔ وہاں مسلمانوں کے معاملہ میں ان کی یہ کوشش ہے۔ کہ ان کو جو کچھ مل چکا ہے۔ اور جس پر وہ قطعاً مطمئن نہیں ہیں۔ اس میں سے بھی کچھ چھین لیں۔ چنانچہ ابو الکلام صاحب آزاد وغیرہ کانگرسی مسلمانوں نے جب ہندو مسلم سمجھوتہ کی تجویز پیش کی۔ تو ہندو پریس نے اس کا جن الفاظ میں خیر مقدم کیا۔ ان کی صدائے بازگشت "پرتاپ" کے صفحہ سے اس طرح سنائی دی۔

"کمیونل اوارڈ میں فرقہ پرست مسلمانوں کو جو کچھ دیا گیا ہے۔ وہ اتنا زیادہ ہے۔ کہ باہمی مصالحت میں اس سے زیادہ نہیں دیا جا سکتا۔ کم ہو جائے۔ تو کچھ تعجب نہیں"

"ملاپ" (۲۶ر اکتوبر) نے اسے اس لے میں الاپا ہے:۔

"مسلمانوں کو پاس سے کچھ دینا بھی پڑے۔ تو انہیں بیدریغ اس دھبہ کو مٹانا چاہیئے۔ دنیا میں عزت کی زندگی ہی زندگی کہلانے کے قابل ہے۔ ورنہ اس سے عزت کی موت بدرجہا بہتر ہے۔ پندرہ یا زیادہ نشستوں یا چند ملازمتوں کی خاطر ملک کا ساتھ نہ دینا کسی طرح بھی مستحسن فعل قرار نہیں دیا جا سکتا۔ میں یہ باتیں اس لئے لکھ رہا ہوں۔ کیونکہ خود غرضوں نے صلح کی تحریک کی جڑ میں نشتر بھی داخل کیا جا رہا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے جو فرقہ وارانہ تصفیہ کر دیا ہے۔ اور اس میں مسلمانوں کو جو کچھ دے دیا ہے۔ اس میں اب کمی نہیں ہو سکتی"

مزید حالات سے نہ معلوم اور کیا کیا منکشف ہو۔ لیکن ذرا نظریہ تو معلوم ہو گیا۔ کہ ہندو مسلمانوں کے ساتھ سمجھوتہ کی گفتگو اس نیت اور ارادہ سے کر رہے ہیں۔ کہ فرقہ وار فیصلہ میں مسلمانوں کو جو کچھ دیا گیا ہے۔ اور جو قطعاً ناکافی ہے۔ اس میں بھی کمی کر دیں۔ کیا مسلمان اس کے لئے تیار ہیں؟ اگر نہیں کیا تو خود ساختہ لیڈروں نے مسلمانوں کے لئے اس سوال کا جواب دینے کی ضرورت پیدا کر دی۔ تو سمجھوتہ کے لئے ساز باز کرنے والے اشخاص کو پتہ لگ جائیگا۔ کہ مسلمان اس قسم کے کسی فیصلہ کو ہرگز حقیقی وقعت دینے کے لئے بھی تیار نہیں جس میں ان کے حقوق پر دست درازی یا قطع و برید کی گئی ہو؛ گفتگو سمجھوتہ میں شریک ہونے والے مسلمان لیڈروں کو چاہیئے کہ وہ کوئی قدم جمہور مسلمانوں کی مرضی اور منشا کے خلاف نہ اٹھائیں۔ ورنہ خطرہ ہے۔ کہ سمجھوتہ کا قیام تو الگ رہا۔ ان کی اپنی عزت اور وقعت کا قیام بھی ناممکن ہو جائے گا؛

مسلم پریس نے گاندھی جی کی دعوت کو ٹھکرا دیا

گاندھی جی نے از سر نو مسلمانوں پر ڈورے ڈالنے کے لئے اپنے حال کے اعلان میں جو رنگ اختیار کیا تھا۔ اس کا ذکر ہم ایک گذشتہ پرچہ میں کر چکے۔ اور بتا چکے ہیں۔ کہ اب مسلمان ان کے پھندے میں آنے کے نہیں اس بات کا اعتراف ہندو اخبارات کو بھی کرنا پڑا ہے۔ چنانچہ "ملاپ" (۹ر اکتوبر) لکھتا ہے:-

"پنجاب کا قریباً سارا مسلم پریس مہاتما گاندھی کی دعوت کو ٹھکرا چکا ہے۔ مہاتما گاندھی نے اپنے اعلان میں کہا تھا۔ کہ میں اب بھی وہی ہوں جو ۱۹۲۰ء میں تھا۔ اس کے جواب میں پنجاب کے مسلم اخبارات نے جو کچھ لکھا۔ اس سے آپ واقف ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ سب مسلم اخبارات جس مکتب سے درس لیتے ہیں اس مکتب کے ملا کی صدا بھی سن لینی چاہیئے۔ اس ملا سے میری مراد قادیانی گدی کے ڈھنڈورچی "الفضل" سے ہے"

مسلم اخبارات خواہ کسی مکتب سے درس لیں۔ یہ تو صاف ظاہر ہو گیا کہ اب مسلمانوں میں گاندھی جی کی دال نہیں گل سکتی۔ اور اگر انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ تو اچھوتوں کے مقابلہ میں انہیں جس قدر جھکنا پڑا ہے۔ اس سے بہت زیادہ مسلمانوں کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑیگا؛

احمدیت کے متعلق مضمون

حضرت مسیح موعودؑ کے منکرین پر اتمام حجت

ماموُرین کی شناخت کیلئے قرآن مجید کے معیار

اعجازی کلام

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ثبوت میں اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے ان کنتم فی ریب مما نزلنا علےٰ عبدنا فاتوا بسورۃٍ من مثلہٖ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین یعنے اے منکرو اگر تمہیں اس کلام کے درست ہونے میں شک ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا۔ تو اس جیسا کلام تم بنا کر دکھاؤ اور اپنے جسقدر مددگار بلانا چاہو بلا لو ؛

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ الٰہی کلام اپنے اعجازی نشانات کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔ اور یہ کہ انسانی طاقت اس کے مقابلہ سے عاجز ہوتی ہے ؛

حضرت مسیح موعودؑ کا چیلنج

اس معیار کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنے منکروں کو چیلنج کیا۔ مگر کسی کو تاب مقاومت نہ ہوئی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا مجھے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کے طفیل عربی زبان میں ایسا اعجاز بخشا گیا ہے جسکا کوئی انسان مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس کے ثبوت میں آپ نے بہت سی کتب عربی زبان میں لکھیں۔ مصر و شام اور پنجاب و ہندوستان کے علماء کو اپنے مقابل پر بلایا۔ مگر کوئی شخص سامنے نہ آسکا۔ جن الفاظ میں آپ نے یہ دعوت مقابلہ دی۔ وہ یہ ہیں :-

"اگر کوئی مولوی عربی کی بلاغت و فصاحت میں میری کتاب کا مقابلہ کرنا چاہیگا۔ تو وہ ذلیل ہوگا۔ میں ہر ایک منکر کو اختیار دیتا ہوں۔ کہ اسی عربی مکتوب کے مقابل پر طبع آزمائی کرے۔ اگر وہ اس عربی مکتوب کے مقابل پر کوئی رسالہ بالتزام نظم و نثر بنا سکے۔ اور ایک مادری زبان والا جو عربی ہو قسم کھا کر اس کی تصدیق کر سکے۔ تو میں کاذب ہوں" (ضمیمہ انجام آتھم)

باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نشان کو اپنے صدق و کذب کا نشان قرار دیا۔ اور باوجود اس کے کہ مخالفین کی زبردست کوششیں تھیں۔ کہ وہ ہر طریق سے آپ کا مقابلہ کریں پھر بھی وہ اس پہلو میں ناکام رہے جو ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ ان میں یہ ہمت ہی نہ تھی۔ کہ سامنے کھڑے ہو سکتے ؛

معارفِ قرآنیہ پر آگاہی

اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک اور مطہر بندوں کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ ان پر قرآنی معارف کھولے جاتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ لا یمسہٗ الا المطھرون یعنی قرآن مجید کا حقیقی علم مطہر لوگوں کو ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ اس کی وجہ بھی بیان فرما دی۔ کہ تنزیلٌ من رب العالمین چونکہ یہ رب العالمین کی طرف سے نازل شدہ کلام ہے۔ اس لئے پاکیزہ لوگ ہی اس کے اسرار پر آگاہ ہو سکتے ہیں۔ اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"اول فضیلت اور کمال کسی ولی کا یہ ہے۔ کہ علم قرآن اس کو عطا کیا جائے۔ کیونکہ وہی تو ہم مسلمان لوگوں کا مقتدا و پیشوا و ہادی و رہنما ہے۔ اگر اسی سے بے خبری ہوئی۔ تو پھر قدم قدم پر ہلاکت اور موت موجود ہے۔ جس پر خدا تعالےٰ نے یہ مہربانی نہ کی جو اپنے پاک کلام کا علم اس کو عطا کرتا۔ اور اس کے حقائق سے اطلاع دیتا۔ اور اس کے معارف پر مطلع فرماتا۔ ایسے بدنصیب شخص پر دوسری مہربانی اور کیا ہوگی۔ حالانکہ وہ آپ فرماتا ہے۔ کہ میں جس کو حقیقی پاکیزگی بخشتا ہوں۔ اس پر قرآنی علوم کے چشمے کھولتا ہوں۔ اور نیز فرماتا ہے۔ جسکو چاہتا ہوں۔ علم قرآن دیتا ہوں۔ اور جسکو علم قرآن دیا گیا۔ اس کو وہ چیز دی گئی۔ جس کے ساتھ کوئی چیز برابر نہیں" (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۹۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ معیار بھی اپنی صداقت میں پیش کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

"میرے مخالف کسی سورۃ قرآنی کی بالمقابل تفسیر بنا دیں۔ پھر اگر میں حقائق و معارف کے بیان کرنے میں ہر طرح غالب نہ رہوں تو میں جھوٹا ہوں" (ضمیمہ انجام آتھم)

نشانات و معجزات دکھانا

مامورین کی صداقت کا ایک اہم نشان اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ انما الایات عند اللہ۔ یعنے انسانی طاقتوں سے بالاتر کوئی کام کرنا۔ یعنی معجزہ دکھانا یہ ایسی بات ہے جو محض اللہ تعالےٰ کی قدرت اور مشیت سے ہی ظہور میں آتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ شخص جس کے ہاتھ پر نشانات و معجزات ظاہر ہوں۔ اس کا اللہ تعالےٰ سے ضرور تعلق ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نشان بھی اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش فرمایا۔ چنانچہ آپ نے اعلان کیا

"ایک سال تک کوئی مولوی نامی مخالفوں میں سے میرے پاس رہے۔ اگر اس عرصہ میں انسان کی طاقت سے برتر کوئی نشان مجھ سے ظاہر نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں" (ضمیمہ انجام آتھم)

اسی ضمن میں آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ

"اگر یہ بھی منظور نہ ہو۔ تو بعض نامی مخالف اشتہار دیدیں۔ کہ اس تاریخ کے بعد اگر ایک سال تک مجھ سے کوئی نشان ظاہر نہ ہوا۔ جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہو۔ خواہ پیشگوئی ہو یا اور۔ تو میں اقرار کروں گا۔ کہ میں جھوٹا ہوں"

معجزات کا دکھایا جانا انجیل کے رو سے بھی صداقت کی زبردست دلیل ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"اے اسرائیلیو! یہ باتیں سن لو۔ کہ یسوع ناصری ایک شخص تھا جس کا خدا کی طرف سے ہونا تم پر ان معجزوں اور عجیب کاموں اور نشانوں سے ثابت ہوا۔ جو خدا نے اس کی معرفت دکھائے (اعمال ۲:۲۲)

مخالفین کو دعوتِ مباہلہ

ایک برگزیدۂ خدا کی صداقت کا ایک اور نشان اللہ تعالےٰ ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے۔ قل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین۔ یعنے اگر کوئی قوم باوجود بار بار سمجھانے کے تمرد اور سرکشی کا طریق اختیار کئے رہے۔ تو آخری طریق یہ ہے۔ کہ اسے مباہلہ کی دعوت دی جائے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ طریق بھی اختیار کیا۔ چنانچہ آپ نے لکھا :-

"شیخ محمد حسین بٹالوی اور دوسرے نامی مخالف مجھ سے مباہلہ کرلیں۔ پس اگر مباہلہ کے بعد میری بد دعا کے اثر سے ایک بھی خالی رہا۔ تو میں اقرار کروں گا۔ کہ میں جھوٹا ہوں" (ضمیمہ انجام آتھم)

ان امور کا ذکر کرنے کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :-

"یہ طریق فیصلہ ہیں۔ جو میں نے پیش کئے۔ اور میں ہر ایک کو خدا تعالےٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اب سچے دل سے ان طریقوں میں کسی طریق کو قبول کرے۔"

مگر مخالفوں نے کسی طریق کو بھی اختیار نہ کیا۔ اور اس طرح اس امر کا ثبوت مہیا کر دیا۔ کہ صداقت اور راستی ان کے پاس نہیں ہے ؛

علاوہ ان معیاروں کے اور بھی بعض فیصلہ کے طریق ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے وقتاً فوقتاً پیش کیا۔ اور جن میں سے بعض کا مختصراً ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

بیماروں کو اچھا کرنا

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ وما دعاء الکافرین الا فی ضلال یعنے مقابلہ کے وقت کفار کی دعا بالکل اکارت جاتی ہے۔ مقابلہ کا اس لئے ذکر کیا گیا ہے۔ کہ قرآن مجید کی دیگر بہت سی آیات مثلاً امن یجیب المضطر اذا دعاہ و یکشف السوء وغیرہ سے ظاہر ہے۔ کہ چونکہ اللہ تعالےٰ کا اپنے تمام بندوں سے تعلق ہے۔ اس لئے خواہ کوئی کافر ہی ہو۔ اگر وہ اضطراری حالت میں اللہ تعالےٰ کی طرف توجہ کرے۔ تو اس کی دعا بھی قبول کی جاتی ہے۔ مگر مقابلہ کے وقت ہمیشہ اللہ تعالےٰ کے پیاروں کی سنی جاتی۔ اور مخالفین کی دعائیں رد کر دی جاتی ہیں۔ اس مقابلہ کے لئے بھی علاوہ دعوت مباہلہ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے منکرین کو بلایا۔ چنانچہ حضور تحریر فرماتے ہیں

"میرے مخالف منکروں میں سے جو شخص اشد مخالف ہو۔ اور مجھ کو کافر اور کاذب سمجھتا ہو۔ اور یہ بھی شرط ہے۔ کہ وہ شخص عام لوگوں میں سے نہ ہو۔ بلکہ قوم میں خصوصیت اور علمیت اور عزت اور تقویٰ کے ساتھ مشہور ہو جس کے مغلوب ہونے کی حالت میں دوسروں پر اثر پڑ سکے۔ وہ کم سے کم دس نامی مولوی صاحبوں یا دس نامی رئیسوں کی طرف سے منتخب ہو کر اس طور سے مجھ سے مقابلہ کرے۔ جو دو سخت بیماروں پر اپنے صدق و کذب کی آزمائش کریں۔ اور قرعہ اندازی کے ذریعے سے دونوں بیماروں کو اپنی دعا کے لئے تقسیم کریں۔ پھر جس فریق کا بیمار بکلی اچھا ہو جائے۔ یا دوسرے بیمار کے مقابل پر اس کی عمر زیادہ کی جائے۔ وہی فریق سچا سمجھا جائے۔ اور اس کو قبول کر لیا جائے۔ اور میں اللہ تعالےٰ کا بھروسہ رکھ کے خبر دیتا ہوں۔ کہ میرے بیمار کو خدا تعالےٰ یا تو بکلی صحت دیدے گا۔ یا دوسرے بیمار سے اس کی عمر بڑھا دیگا۔" (چشمۂ معرفت)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اے لوگو تم یقیناً سمجھ لو۔ کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخر تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب ملکر میرے ہلاک کرنے کی دعائیں کریں۔ یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا تعالےٰ ہرگز تمہاری دعا نہیں سنیگا۔ اور نہیں رکیگا۔ جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو۔ تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ۔ تو قریب ہے۔ کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں۔ اور صادقوں کے اور" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ)

اناجیل میں بھی یہ معیار بیان ہُوا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"ہم جانتے ہیں۔ کہ خدا گنہگاروں کی نہیں سنتا۔ لیکن اگر کوئی خدا پرست ہو۔ اور اس کی مرضی پر چلے۔ تو وہ اس کی سنتا ہے۔" (یوحنا $\frac{9}{31}$)

یکطرفہ دعا کی تحریک

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے جب دیکھا۔ کہ لوگ کسی طرح آپ کے مقابلہ میں نہیں نکلتے۔ اور ہر طریق فیصلہ جو آیات قرآنیہ کی بناء پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے جی چراتے ہیں۔ تو آپ نے ایک اور صورت اختیار فرمائی۔ اور وہ یہ کہ آپ نے لکھا:۔

اگر تم مباہلہ نہیں کرنا چاہتے۔ تو کم از کم لاہور یا امرت سر یا بٹالہ میں ایک جلسہ کرو۔ اور جسقدر ہوسکیں معزز علماء اور دنیا دار جمع ہوں۔ اور متفرق طور پر تین جماعتیں بنائیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ حضور دل سے دعائیں ہوں۔ اور گریہ و بکا کے ساتھ ہوں۔ خدا مخلصین کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ اور علماء میں سے کم از کم چالیس آدمی ہوں۔ کہ چالیس کے عدد کو قبولیت کے لئے ایک بابرکت دخل ہے۔ اور دنیا داروں میں سے جو چاہے شامل ہو جائے میں بھی اپنی جماعت کو لے کر آجاؤں گا۔ اور ان الفاظ میں دعا کی جائے۔ یا الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ شخص مفتری ہے۔ اور تیری طرف سے نہیں ہے۔ اور نہ مسیح موعود ہے۔ اور نہ مہدی ہے۔ تو اس فتنہ کو مسلمانوں میں سے دور کر اور اس کے شر سے اسلام اور اہل اسلام کو بچائے۔ جس طرح تو نے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کو اس دنیا سے اٹھا کر مسلمانوں کو اس کے شر سے بچا لیا۔ اور اگر یہ تیری طرف سے ہے۔ اور ہماری عقلوں اور فہموں کا قصور ہے۔ تو اسے قادر ہمیں سمجھ عطا فرما۔ تا ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ اور اس کی تائید میں کوئی ایسے امور اور نشان ظاہر فرما۔ کہ ہماری طبیعتیں قبول کر جائیں۔ کہ یہ تیری طرف سے ہے۔ اور جب یہ تمام دعا ہو چکے۔ تو میں اور میری جماعت بلند آواز سے آمین کہے۔ اس کے بعد میں اسی رسالہ کو جس میں میرے الہامات درج ہیں۔ ہاتھ میں لے کر مندرجہ ذیل الفاظ میں دعا کروں گا کہ اے خدا اگر یہ تیرا کلام نہیں ہے۔ اور میں تیرے نزدیک کاذب اور مفتری اور دجال ہوں۔ جس نے امت محمدیہ میں فتنہ ڈالا ہے۔ اور تیرا غضب میرے پر ہے۔ تو میں تیری جناب میں تضرع سے دعا کرتا ہوں۔ کہ آج کی تاریخ سے ایک سال کے اندر زندوں میں سے میرا نام کاٹ ڈال۔ اور میرا تمام کاروبار درہم برہم کر دے۔ اور دنیا میں سے میرا نام و نشان مٹا ڈال۔ اور اگر تیری طرف سے ہوں۔ اور میں تیرے فضل کا مورد ہوں۔ تو اے قادر کریم اسی سال میں میری جماعت کو ایک فوق العادت ترقی دے۔ اور فوق العادت برکات شامل حال فرما۔ اور میری عمر میں برکت بخش۔ اور آسمانی تائیدات نازل کر۔ اور جب یہ دعا ہو چکے۔ تو تمام مخالف جو حاضر ہوں آمین کہیں اسے بزرگو اور قوم کے مشائخ اور علماء۔ آپ لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اس درخواست کو ضرور قبول فرمائیں۔ کیونکہ اس دعا کا نفع و نقصان میری ذات تک محدود ہے۔ مخالفین پر اس کا کچھ اثر نہیں۔ (اربعین ۳)

کیا ہی فیصلہ کن اور آسان طریق عمل ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے پیش کیا۔ مخالف اس کے لئے بھی تیار نہ ہوئے۔ نہ وہ مباہلہ کے لئے نکلے۔ اور نہ اس دعوت میں شریک ہوئے جسکا نقصان اگر پہنچ سکتا تھا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو ہی پہنچ سکتا تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ اللہ تعالےٰ کے حضور میں

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے دیکھا۔ کہ منکرین اس کے لئے بھی تیار نہیں۔ تو آپ نے خود ہی بارگاہ الٰہی کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اور نہایت ہی دردناک اور لرزا دینے والے الفاظ میں اپنے متعلق دعا کی کہ اے خدا اگر میں جھوٹا ہوں۔ تو مجھے تباہ و برباد کر دے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگ جنہیں اپنے نامۂ اعمال کے سیاہ ہونے کا علم ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی نافرمانی میں دن رات بسر کرتے ہیں۔ وہ موت کی آرزو نہیں کرتے چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے:۔

قل یا ایہا الذین ھادوا ان زعمتم انکم اولیاء للہ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ولا یتمنونہ ابداً بما قدمت ایدیہم واللہ علیم بالظالمین

یعنے یہودیوں سے کہو۔ اگر تمہیں زعم ہے۔ کہ تم اللہ تعالےٰ کے اولیاء میں شامل ہو۔ اور باقی لوگ راندۂ درگاہ ایزدی ہیں تو تم موت کی آرزو کرو۔ فرمایا۔ وہ ایسا ہرگز نہیں کریں گے۔ کیونکہ جانتے ہیں۔ کہ انہوں نے آگے اپنے لئے کیا کچھ بھیجا ہُوا ہے۔

اس اصل کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تحریروں کا مطالعہ کرنے والا ہر شخص جانتا ہے۔ کہ آپ نے بارہا اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کیں۔ کہ خدایا اگر میں ایسا ہی کاذب و خطا کار ہوں۔ جیسا کہ لوگ مجھے کہتے ہیں۔ تو تُو مجھے دنیا سے اٹھا لے آپ اپنی ایک فارسی نظم میں فرماتے ہیں:۔

اے قدیر و خالق ارض و سما — اے رحیم و مہربان و رہنما
اے کہ میداری تو بر دلہا نظر — اے کہ از تو نیست چیزے مستتر
گر تو مے بینی مرا پر فسق و شر — گر تو دیدستی کہ ہستم بد گہر
پارہ پارہ کن من بدکار را — شاد کن ایں زمرۂ اغیار را
آتش افشاں بر در و دیوار من — دشمنم باش و تباہ کن کار من
ور مرا از بندگانت یافتی — قبلۂ من آستانت یافتی

در دلِ من آں محبت دیدۂ	کز جہاں آں راز را پوشیدۂ
بامن از روئے محبت کارکن	اندکے افشائے آں اسرار کن

(حقیقت المہدی)

یعنی اے قادر اور زمین وآسمان کے پیدا کرنے والے خدا اے رحیم مہربان اور رہنما خدا۔ اے وہ ذات کہ جس کی دلوں پر نظر ہے۔ اور جس کی آنکھ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ اگر تو دیکھتا ہے۔ کہ میں فاسق اور شریر ہوں۔ اور اگر تو مجھے بدگہر اور بدکردار پاتا ہے تو تو مجھ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ اور میرے دشمنوں کے گروہوں کو خوش کر دے۔ خدایا اسی پر بس نہ ہو۔ بلکہ میرے درودیوار پر آگ برسا۔ میرا دشمن ہو جا۔ اور میرے تمام کاروبار کو تباہ کر دے۔ لیکن اے خدا اگر میں تیرا بندہ ہوں۔ اور میرا قبلہ تیرا ہی آستانہ ہے۔ اور میرے دل میں تیری وہ محبت موجزن ہے جو دنیاداروں کے دلوں میں نہیں۔ تو پھر اے خدا میرے ساتھ محبت اور لطف کا سلوک فرما۔ اور مجھے اپنے اسرار سے آگاہی عطا کر۔

اس دعا کے بعد خدا نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ دیکھنے والے دیکھتے ہیں۔ اور جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ آپ کو کامیابی پر کامیابی دی گئی۔ یہاں تک کہ آج آپ کی جماعت ساری دنیا میں پھیل چکی ہے۔

کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ قرآن میں تو اللہ تعالےٰ کہے۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین یعنے ہم مفتری علی اللہ کو بہت جلد ہلاک کر دیتے ہیں۔ مگر یہاں وہ شخص جسے مفتری کہا جاتا ہے۔ اپنے لئے خود بددعائیں کرتا ہے۔ پھر بھی خدا اسے ترقی دیتا چلا جاتا ہے۔ کیا یہ صریح طور پر آپ کی صداقت کا ثبوت نہیں۔

کامیابی کا یقین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا یہ بھی ایک ثبوت ہے۔ کہ انتہا درجہ کی مشکلات اور ہر قسم کی بے سروسامانی کے باوجود آپ کو اپنی کامیابی کا پورا پورا یقین تھا۔ جھوٹا آدمی ہمیشہ اسباب کے پیچھے جاتا ہے۔ اور اگر اسے ناکامی ہو تو وہ سخت مایوس ہو جاتا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلبی کیفیت ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا تعالےٰ کا شکر کرتا ہے۔ مگر باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے۔ کہ اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے۔ اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں۔ تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ میرے ساتھ ہے اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں۔ اور ایک ذرے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں۔ اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتحیاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا۔ مگر وہ جو میرے ساتھ ہے۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں۔ اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔

اے نادانو اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا تعالےٰ نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کریگا۔ یقیناً یاد رکھو۔ اور کان کھول کر سنو۔ کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں۔ اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے۔ جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا۔ اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ خدا مجھے چھوڑ دیگا۔ کبھی نہیں چھوڑیگا۔ وہ مجھے ضائع کر دیگا۔ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے۔ اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ اور وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔ اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے۔ کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے کوئی چیز بھی پیاری نہیں۔ کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اس کا جلال چمکے۔ اس کا بول بالا ہو کسی ابتلاء سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں۔ اگرچہ ایک ابتلاء نہیں۔ کروڑ ابتلا ہوں۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگلوں میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

من نہ آنستم کہ روزِ جنگ بینی پشت من	آں منم کاندر میانِ خاک وخوں بینی سرے"

حق اور راستی کے متلاشی ان الفاظ پر غور کریں۔ اور بتائیں کہ کیا کسی جھوٹے کے مونہہ سے ایسے کلمات نکل سکتے ہیں۔ اگر وہ غور کریں گے۔ تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ ایسے کلمات صرف صادقوں اور اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ بندوں کے مونہہ سے ہی نکلا کرتے ہیں اور یہ ان کی راستبازی کا عظیم الشان ثبوت ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اور

قیامت کے درمیان مجدد

پوچھا گیا ہے۔ کہ کیف تھلک امتی انا اولھا والمسیح آخرھا مشہور حدیث ہے۔ کیا یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے بعد معاً قیامت آجانی چاہیئے۔ اور یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور قیامت کے درمیان اور کوئی مامور آنے والا نہیں

جواباً عرض ہے۔ کہ اس حدیث کے رو سے ہرگز یہ ضروری نہیں کہ ادھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مخلوق خدا کو تاریکی اور جہالت سے نکالنے کے لئے تشریف لائیں۔ اور ادھر قیامت برپا ہو جائے۔ کیونکہ اگر معاً قیامت آنی ہوتی۔ تو سوچنے کا مقام ہے۔ کہ ان کے آنے کی ضرورت ہی کیا تھی

اصل بات یہ ہے۔ کہ اس حدیث میں امت محمدیہ کے دو زمانوں کا ذکر ہے۔ ایک اول الامۃ دوم آخر الامۃ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تک جس قدر زمانہ گزرا۔ وہ اول الامۃ کہلاتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد قیامت تک کے زمانہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آخر الامۃ سے تعبیر فرمایا ہے۔ اس لحاظ سے کم از کم تیرہ سو برس کا زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ لابدی ہے۔ تاکہ جس طرح اول الامۃ تیرہ سو برس پر مشتمل ہے۔ آخر الامۃ کا زمانہ بھی کم از کم تیرہ سو سال ہو۔ نیز جب یہ ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایک کافی زمانہ ہوگا۔ تو پھر اس کے بعد جس طرح اول الامۃ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد متعدد مجددین تشریف لائے۔ اسی طرح اب آنے ضروری ہیں۔

آیت ھوالذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم کی رو سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت دو گروہوں پر مشتمل ہے۔ ایک وہ جس کی ابتداء امیین سے ہوئی۔ اور انتہا آخرین کے زمانہ کے آغاز پر جاکر ہونے والی تھی۔ اور دوسرا وہ جس کی ابتداء آخرین سے ہونے والی تھی۔ اور انتہا قیامت کبریٰ پر جاکر ہوگی۔ اور جس طرح پہلے گروہ میں لوگ مختلف مدارج روحانی سے حصہ پانے والے تھے۔ علیٰ ہذا القیاس اس دوسرے دور میں بھی اپنی اپنی قابلیت اور اہلیت کے مناسب لوگ مختلف مدارج حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اس تحقیق سے ظاہر ہے۔ کہ نہ تو بعد مسیح موعود معاً قیامت آنے والی ہے اور نہ ہی مسیح موعود کے بعد کسی اور مامور کا آنا ممتنع ہے بلکہ آنحضرت صلعم کے بعد مجددین کی آمد کا خیال کر کے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کے بعد بھی ضروری ہے۔ کہ مجددین تجدید دین کے لئے تشریف لائیں۔ ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ آئندہ قیامت تک جو مصلح ربانی اہل دنیا کو جہالت اور گمراہی سے نکال کر راہ راست پر لانے کے لئے آئے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصدق ہو کیونکہ یہ ناممکن ہو کہ کوئی شخص حضرت مسیح موعود سے بے تعلق ہو کر

نظارتوں کے اعلانات

جنرل کمیٹی صدر انجمن احمدیہ کے منتخب شدہ امیدواران ملازمت

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں ملازمت کے لئے جن اصحاب کی طرف سے درخواستیں آئی ہوئی تھیں۔ ان میں سے حسب ذیل اصحاب جنرل کمیٹی کے انتخاب میں آئے ہیں۔ ضرورت کے وقت ان میں سے صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں آدمی رکھے جائیں گے۔

امیدوار کلرک

(۱) پیر تفضیل احمد صاحب قادیان (۲) محمد عبد اللہ صاحب قریشی قادیان (۳) ماسٹر نذیر خان صاحب قادیان (۴) عبد الرب خانصاحب قادیان (۵) مرزا عبد الرحمن صاحب قادیان (۶) احمد الدین صاحب سکنہ للہ ڈالی ضلع گوجرانوالہ (۷) چوہدری محمد عمر صاحب قادیان (۸) کلیم الدین صاحب معرفت حامد علی صاحب براہ پور۔ بھاگل پور (۹) مولوی عبد الرحمن صاحب مولوی فاضل قادیان (۱۰) حیدر علی صاحب معرفت مرزا عبد الحق صاحب وکیل گورداسپور (۱۱) مولوی محمد اسحٰق صاحب قادیان

امیدوار مختار عام

(۱) منشی غلام حیدر صاحب پٹواری (۲) میاں عبید اللہ صاحب بقاپوری قادیان (۳) میاں حق نواز خان صاحب قادیان (۴) مولوی خیر الدین صاحب سیکھواں۔ (ناظر اعلیٰ)

نظارت بیت المال کا اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے۔ جو ۲۶ اگست ۳۲ء کو چندہ با شرح اور موصیوں کے بڑھانے کے متعلق خطبہ جمعہ فرمایا تھا۔ وہ میں نے ہر ایک انجمن احمدیہ کے عہدہ داران کو بھجوا دیا تھا۔ اور اخبار الفضل میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں جن انجمنوں کے فنانشل سکرٹری صاحبان نے چندہ اور موصیوں کے بڑھانے کی کوشش کی ہے۔ اور جو کوشش کا نتیجہ نکلا ہے۔ اس کی بہت جلد رپورٹ دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ تا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور ایسے کارکنوں کی رپورٹ پیش کی جائے (ناظر بیت المال قادیان)

قابل توجہ موصیان

اکثر موصیان وصیت کر کے دفتر ہذا میں بھیج دیتے ہیں۔ مگر ساتھ چندہ شرط اول و اجرت اشتہار اعلان دو اخباروں کا مبلغ ۸ نہیں بھیجتے۔ بدیں وجہ ایسی وصایا نامکمل حالت میں پڑی رہتی ہیں۔ اجراء سارٹیفکیٹ کے لئے دیر ہو جاتی ہے۔ ہر انجمن کے عہدہ دار اس اعلان کو پڑھ کر ہر ایک موصی کو اطلاع کر دیں۔ کہ چندہ شرط اول اور اعلان وصایا ساتھ ہی بھیجا کریں۔ یا بعد میں جلد بھیج دیا کریں۔ تصدیقی فارم بھی جس عہدہ دار کے پاس بھیجے جائیں۔ وہ فوراً تصدیق کر کے بھیج دیا کریں۔ تاکہ وصایا جلد مکمل ہو کر مجلس میں پیش کی جائیں اور سرٹیفکیٹ جاری ہو سکیں۔ علاوہ اس کے ہر موصی تاریخ وصیت سے حصہ آمد وصیت ادا کرنا شروع کر دے۔ ہر موصی کا کھاتہ تحریر وصیت سے کھولا جاتا ہے۔ اکثر موصی سارٹیفکیٹ کے انتظار میں بجائے حصہ آمد وصیت کے چندہ عام دیتے رہتے ہیں۔ مگر موصی کا چندہ عام کھاتہ میں درج نہیں ہوتا۔ موصی کے ذمہ بقایا ہو جاتا ہے۔ بعد میں اکٹھی رقم ادا کرنی مشکل ہوتی ہے اس سے قبل بھی میں موصیوں کو بذریعہ اعلان توجہ دلا چکا ہوں اب دوبارہ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ تاریخ وصیت سے ہر موصی پر جس نے حصہ آمد کی وصیت کی ہو۔ حصہ آمد ادا کرنا واجب ہے اس اعلان کے بعد کسی موصی کا عذر نہیں سنا جائیگا۔ ماہ ستمبر میں حصہ آمد کے موصیوں کے بقائے نکال کر بھیجے گئے۔ تو اکثر موصیوں کی طرف سے یہی جواب آئے ہیں۔ کہ اجرائے سارٹیفکیٹ تک چندہ عام دیتے رہے ہیں۔ بدیں وجہ بقایا ہے۔ ہر انجمن کے امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کسی قریب جمعہ میں یہ اعلان پڑھ کر موصیان کو سنا دیں۔ سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی قادیان

ضرورت ملازمت

ہمارے ایک نوجوان دوست کو جو منشی عالم اور ادیب عالم پاس ہیں۔ عربی کی تعلیم بھی مولوی فاضل تک ہے۔ فارسی کی تعلیم بھی منشی فاضل تک ہے۔ ہندی بھاشا بھی جانتے ہیں۔ ملازمت کی ضرورت ہے۔ خواہ پرائیویٹ ہو۔ یا کسی امدادی سرکاری سکول میں جگہ ہو۔ میرے دفتر میں اطلاع دی جائے۔

ناظر امور عامہ قادیان

الفضل کا خاتم النبیین نمبر

آرڈر جلد آنے چاہئیں

قریباً ایک عشرہ سے یہ اعلان ہو رہا ہے۔ کہ سیرت النبیؐ کے جلسے تمام ہندوستان میں ۶ نومبر کو منعقد ہونگے۔ اور اس تقریب سعید پر حسب معمول الفضل کا خاتم النبیین نمبر بفضلہ تعالیٰ نہایت شاندار نکلے گا۔ اس کا تعلق صرف جماعت احمدیہ ہی سے نہیں۔ بلکہ دیگر مسلمانوں اور دوسرے اہل مذاہب میں بھی اس کی اشاعت ہونی چاہئے۔ اور اسی غرض سے یہ جلسے بھی کئے جاتے ہیں۔ تا اس سید المعصومینؐ کے محامد سے تمام دنیا والے آگاہ ہو جائیں اور وہ اس ذات ستودہ صفات کا اصل رتبہ پہچانیں۔ اور اسے اپنا ہادی اور رہبر جانیں۔ پس ہر احمدی کا بلکہ ہر کلمہ گو مسلمان کا فرض ہے کہ وہ خاتم النبیین نمبر کو زیادہ سے زیادہ اشاعت پذیر کرے۔ احباب جماعت احمدیہ کے سکرٹریوں۔ پریذیڈنٹوں امیروں۔ اور دیگر ذی وجاہت ممبروں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مہربانی فرما کر سب کے سامنے یہ معاملہ رکھیں۔ اور جس قدر زیادہ سے زیادہ پرچے اپنے شہر اور قرب و جوار و حلقہ اثر میں منگوا کر فروخت یا مفت تقسیم کر سکتے ہوں۔ یا خود اپنے لئے لے سکتے ہیں۔ ان کا آرڈر ۱۷۔ اکتوبر تک بھجوا دیں۔ تاکہ ہم مطلوبہ تعداد کے مطابق یہ خاص نمبر چھپوائیں۔ یہ بارہا عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ لیتھو پریس پر جتنی تعداد میں پہلا پتھر یا فرمہ (دو صفحہ) چھپتا ہے۔ اتنا ہی دوسرا چھپے گا۔ اس لئے اگر بعد میں درخواستیں آئیں تو ان کی تعمیل میں مزید اخبار نہیں چھپوایا جا سکتا۔ کیونکہ مطبع اتنی دیر تک پتھر محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ نہ قادیان میں ہمارے پاس اتنے وسائل ہیں۔ اس لئے سب دوست مہربانی فرما کر ایسے وقت میں ہمیں آرڈر دیں۔ کہ ۱۷۔ اکتوبر تک قادیان پہنچ جائے۔ یہ تشریح بھی ہونی چاہئے۔ کہ وی۔ پی ہو۔ یا قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیج رہے ہیں۔ اگر ریلوے سٹیشن قریب ہو۔ تو اس کا نام بتایا جائے امید ہے۔ احباب اس گزارش پر خاص توجہ دیں گے۔ قیمت فی پرچہ یہی چار۔ پانچ آنے ہوگی۔ اس پر اندازہ لگالیں۔

نوٹ:۔ احباب اپنے اپنے شہر کے تاجروں اور [illegible] لوگوں سے اشتہار بھی بھجوائیں۔

مینیجر اخبار الفضل قادیان ضلع گورداسپور

ایک غیر مبائع کے بعض اعتراضات کا جواب

از جناب سید عبدالمجید صاحب آف منصوری

(۶)

تمام رسولوں کا ماننا ضروری ہے

سید اختر حسین صاحب نے دریافت کیا ہے۔ کہ

"حضرت میاں صاحب جب کسی ہندو یا عیسائی کو مسلمان بناتے ہیں۔ تو کونسا کلمہ پڑھاتے ہیں۔ اگر لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھاتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اسی کلمہ سے ایک غیر احمدی مبلغ کسی غیر مسلم کو مسلمان کرنا چاہے۔ تو وہ نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اس کلمہ کا اقرار بغیر مسیح موعود کی نبوت کے اقرار کے کسی کو مسلمان نہیں کرسکتا۔ تو آپ کو ایسا کلمہ بنانا چاہیئے۔ جو مسلمان کرسکے"

جواباً عرض ہے۔ کہ ہمیں کسی نئے کلمے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جس طرح محمدؐ اور احمدؑ ایک ہی ہیں۔ اسی طرح دونوں کا کلمہ بھی ایک ہی ہے۔ اب رہا کسی غیر مسلم کو مسلمان بنانے کا سوال سو میرے نزدیک مسلمان بنانے کے لئے صرف لا الٰہ الا اللّٰہ ہی کافی ہے۔ جس کے مفہوم میں جملہ شرائط جو ایمان اور عمل کے متعلق ہیں موجود ہیں۔ اگر مسلمان ہونے والا اس کلمہ کی حقیقت سے واقف نہ ہو۔ تو لازماً اس کو پورا کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ اور دیگر کلمات جن میں ایمان کی تشریحات ہیں۔ پڑھانا ضروری ہیں۔ اور رسولوں پر ایمان لانے کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ضروری ہے۔

سید اختر حسین صاحب نے عقل و فطرت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"آپ کا یہ ارشاد بالکل بجا ہے۔ کہ جو بات عقل و فطرت کے خلاف ہو۔ اس کو چھوڑ دیا جائے۔ مگر برائے خدا یہ بات تو سمجھائیں۔ کہ محمدؐ رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جن پر قرآن حمید نازل ہوا۔ ماننا بھی کفر ہے۔ اور نہ ماننا بھی کفر ہے جو اس قرآن پر عمل کرے۔ جو خدا تعالےٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔ خواہ اس نے مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو۔ تو وہ بھی ایسا ہی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ جیسا ایک یہودی اور عیسائی ہے۔ یہ کس طرح فطرت کے مطابق ہے۔ اور کیا عقل و فطرت کا یہی تقاضا ہے۔ کہ جو شخص محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت اور قرآن کریم پر پورے طور سے ایمان رکھتا ہو۔ خواہ وہ ایسی جگہ ہو۔ جہاں حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں پہنچا۔ دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جائے۔ اور نجات کے دروازے اس کے لئے بند کئے۔ گویا اسلام تو پھر مسیح موعود کا ماننا ہوا۔ نہ کہ محمدؐ رسول اللّٰہ کا۔ کیونکہ محض محمدؐ رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ماننا نہ تو کسی شخص کو نجات دلاسکتا ہے۔ اور نہ ہی مسلمان بنا سکتا ہے۔ صرف مسیح موعود کا ماننا ہی ہے۔ جس سے حقیقی طور پر محمد رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ماننا وابستہ ہے۔ اور جس کے ماننے سے کوئی شخص مسلمان ہوسکتا ہے۔ ورنہ وہ دائرہ اسلام سے خارج اور نجات کے دروازے بند ہونے کی وجہ سے جہنمی ہے"

لاعلمی اور ناواقفیت

سید صاحب آپ کی لاعلمی اور ناواقفیت پر مجھے سخت افسوس ہے۔ اگر آپ کو ذرا بھی اصلیت کا علم ہوتا۔ تو ہماری عقل و فطرت کا یوں مضحکہ نہ اڑاتے۔ اور فضول خامہ فرسائی نہ فرماتے۔ دیکھو! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے نہ ماننے۔ اور آپ کے منکروں کے نجات پانے نہ پانے کا فیصلہ تو آپ کے بزرگ اٹھارہ سال پیشتر حلف کے ساتھ ایسا مضبوط اور مستحکم فرما چکے ہیں۔ جو بفضل خدا قیامت تک بھی منسوخ نہیں ہوسکتا۔ پس بجائے اس کے کہ میں اپنی طرف سے کوئی جواب دوں۔ یہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ پر اتمام حجت کرنے کی غرض سے وہی فیصلہ یہاں درج کردوں۔ جو مندرجہ ذیل ہے

(۱) ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللّٰہ تعالےٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے۔ اور آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے"

(پیغام صلح جلد ۱ نمبر ۲۵ - ۷ ستمبر ۱۹۱۳ء)

(۲) ہمارا ایمان ہے۔ کہ اب دنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے بغیر نہیں ہوسکتی" (پیغام صلح ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)

سید صاحب آج تک ہر ایک بات میں آپ اپنے بزرگوں کی تقلید کرتے چلے آئے ہیں۔ پس کیا میں امید رکھوں۔ کہ آپ اپنے بزرگوں کے اس فیصلہ مندرجہ بالا کو مان کر اپنی سعادتمندی کا ثبوت دیں گے۔ دیدہ باید

حضرت مسیح موعود کا نام نہ سننے والے

اب رہ گیا آپ کا یہ سوال کہ ہم لوگ ان لوگوں کے متعلق بھی جنہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا۔ یہ کہتے ہیں کہ وہ کافر ہوجائیں گے۔ اور دوزخ میں پڑینگے۔ یہ کہاں تک عقل و فطرت کے مطابق ہے؟ اس کا ایک مختصر جواب تو یہ ہے۔ کہ لعنۃ اللّٰہ علے الکاذبین دوسرا مفصل جواب۔ یہ ہے۔ کہ یہ ہم پر بہتان ہے۔ اور غرض پرستوں کی طرف سے اسی قسم کا افتراء ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیا تھا۔ پس یاد رکھو۔ کہ جو پوزیشن ڈاکٹر مذکور کی تھی۔ وہی ان افترا کنندوں کی ہے۔ بالخصوص آپ کے حضرت امیر کی۔ کیونکہ یہ سارے بیج انہی کے بوئے ہوئے ہیں۔

چیلنج

میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں۔ اگر آپ اس الزام دہی میں راستی پر ہیں۔ تو ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللّٰہ تعالےٰ کی اس کتاب کا نام بتائیں جس میں آپ نے یہ لکھا ہو۔ کہ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام سے بے خبر ہیں۔ وہ جہنمی ہیں۔ غالباً یہ حوالہ آپ نہ بتا سکیں گے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ آپ کی طرف سے جو بھی اعتراض ہوتا ہے۔ وہ محض تقلید کے رنگ میں ہوتا ہے۔ اصلیت کا تو آپ کو ذرہ بھی علم نہیں۔ پس بطور خود ثبوت پیش نہ کرنے کی صورت میں آپ کا فرض ہے۔ کہ اپنے حضرت امیر سے درخواست کریں۔ کہ حضرت آپ نے جو ہم لوگوں کو یہ سبق پڑھایا ہے۔ کہ "محمودیوں" کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ جن لوگوں کو حضرت مسیح موعود کی بعثت کا علم بھی نہیں ہوا۔ وہ ایسے ہی کافر اور جہنمی ہیں جیسے یہودی یا عیسائی؟ اس کا آپ کے پاس ثبوت کیا ہے۔ میں کامل یقین کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ آپ کے حضرت امیر قیامت تک بھی نہ بتا سکینگے۔

خلافت کا منکر

پھر آپ نے لکھا ہے:-

"خواہ ایک شخص جو حضرت مسیح موعود پر پورے طور سے ایمان لایا ہو۔ محض میاں صاحب کی بیعت میں داخل نہ ہونے کی وجہ سے فاسق ٹھہرے"

اس کا مختصر اور قاطع جواب یہ ہے۔ کہ اگر حضرت عمر فاروق رضی اللّٰہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کا منکر فاسق ہے۔ تو لازماً حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح والنبیؐ کا منکر بھی فاسق ہے۔ اگر وہ نہیں۔ تو یہ بھی نہیں دیگر مفصل جواب انشاء اللّٰہ آئندہ نمبروں میں دیا جائیگا۔ باقی اپنی اس عبارت کو یاد رکھنا۔ کہ "خواہ ایک شخص جو حضرت مسیح موعود پر پورے طور سے ایمان لایا ہو" اس کے متعلق بوقت ضرورت آپ سے سوال کیا جائیگا۔ فانتظروا

کتاب کشتی نوح کے شرائط

پھر آپ نے لکھا ہے۔ "افسوس آپ لوگوں نے مذہب فطرت کو کس قدر کمزور اور لچر سمجھ لیا ہے۔ کہ اب آپ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ جو مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں۔ وہ خارج از اسلام ہے مگر حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل رہنے کے لئے شرائط مندرجہ کشتی نوح کی پابندی ضروری ہے۔ جس نے ایک کو توڑا۔ وہ مسیح موعود کی جماعت سے خارج ہونے کے ساتھ ہی اسلام سے بھی خارج ہوگیا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اگر اسی کا نام اسلام ہے۔ تو آپ آج اردگرد دیکھ کر بتائیں قادیان میں کس قدر مسلمان رہ جاتے ہیں۔

ایک غلطی کا ازالہ

اس کے متعلق پہلے میں ایک غلطی کی اصلاح کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ اب آپ کا یہ عقیدہ ہے۔ مگر یہ اب بالکل غلط ہے۔ خدا کی قسم یہ عقیدہ ہمارا اس وقت سے ہے۔ جب کہ ہم کو حضرت مرزا صاحب کا کچھ علم بھی نہ ہوا تھا۔ حتیٰ کہ انہوں نے کسی قسم کا دعویٰ بھی نہ کیا تھا۔ نو دس برس کی عمر میں ہم نے اپنے بزرگوں سے یہی سنا تھا۔ کہ جو مسیح موعود کا منکر ہوگا وہ کافر ہوگا۔

خلاف ورزی اور انکار میں فرق

بعد ازاں واضح ہو کہ یہ تو آپ کی خوش فہمی کی دلیل ہے کہ کشتی نوح کی ایک شرط کو توڑنے والا بھی احمدیت اور اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ لاحول ولا قوۃ میں کہتا ہوں کہ ایک نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ شرطوں کا توڑنے والا نہ احمدیت سے خارج ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی اسلام سے نکل سکتا ہے۔ البتہ وہ گنہگار اور مستوجب سزا ہوگا۔ بشرطیکہ وہ بغیر توبہ کئے اس جہان سے گزر جائے۔ ہاں اگر کوئی یہ کہے کہ میں فلاں شرط کو نہیں مانتا۔ تو وہ شرط بظاہر کتنی ہی چھوٹی اور معمولی کیوں نہ ہو۔ فوراً اس انکار کے ساتھ ہی احمدیت سے خارج ہو جائیگا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ خلاف ورزی کرنا اور بات ہے۔ اور انکار کرنا امر دیگر۔ جو شخص ایسی شرط کو توڑتا ہے وہ اپنے آپ کو قصوروار سمجھ کر اپنی کمزوریوں کا اقرار کرتا ہے۔ لیکن جو انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ شرط لغو اور فضول ہے میں اس کو نہیں مانتا اور اس کی خلاف ورزی کرنے سے اپنے آپ کو مجرم نہیں سمجھتا۔ لازماً ایسا شخص کافر مطلق ہے۔ دیکھو کشتی نوح علیہ السلام کی تعلیم کوئی نئی تعلیم نہیں ہے۔ بلکہ وہی پاک تعلیم ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو دے چکے ہیں۔ چونکہ امت نے اس مقدس تعلیم کو بھلا دیا۔ ہذا از سر نو بذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اسی پاک تعلیم کا اعادہ کیا گیا ہے۔

نماز نہ پڑھنے والوں کی مثال

دیکھو حدیث میں تارک نماز کو کافر کہا گیا ہے۔ مگر بتاؤ! فیصدی کس قدر مسلمان ہیں جو نماز کے پابند ہیں۔ اور کیا آپ ان کو جو نماز نہیں پڑھتے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ اگر نہیں تو کشتی نوح کی کسی شرط کی خلاف ورزی کرنے والا کیونکر احمدیت سے خارج سمجھا جا سکتا ہے اگر کہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایسا ہی فرمایا ہے تو ہم کہیں گے۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی بے نمازیوں کے لئے ایسا ہی فرمایا ہے کہ جو نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہے۔ اگر یہ کہو کہ یہ اصلی کفر نہیں بلکہ کفر دون کفر ہے۔ تو ہم بھی یہی کہیں گے کہ کشتی نوح کی خلاف ورزی بھی کفر دون کفر ہے۔ پس بات صاف ہے کہ خلاف ورزی کرنے والوں کی سزا جو پہلے لوگوں کے لئے ہے وہی پچھلوں کے لئے بھی ہے۔

قرآن سے ثبوت

مضمون مندرجہ بالا کی تائید میں قرآن شریف کی ایک آیت بھی لکھتا ہوں۔ ثم اورثنا الکتب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ و منھم مقتصد و منھم سابق بالخیرات باذن اللہ۔ فرمایا۔ پھر ہم نے کتاب کا ان لوگوں کو وارث بنایا۔ جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چنا (یعنی مسلمانوں کو) کوئی ان میں سے اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے (یعنی شرطوں کا توڑنے والا ہے) اور کوئی میانہ رو ہے۔ (یعنی نیک و بد کے بین بین ہے نیکی بھی کرتا ہے اور بدی میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔) اور کوئی نیکیوں میں سبقت کرنے والا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے۔ کہ یہ کتاب قرآن شریف ہے۔ جس کا وارث اللہ تعالیٰ نے میری امت کو بنایا ہے۔ اور یہ ہر سہ گروہ جنت میں جائیں گے۔ ہاں جو ظالم ہیں (یعنی شرطوں کو توڑنے والے) اگر اللہ چاہے تو ان کو بخش دیگا۔ اور چاہے تو سزا دے کر جنت میں داخل کرے۔ پس جو قانون الہٰی قرآن شریف میں بتایا گیا ہے وہی قانون کشتی نوح پر بھی حاوی ہے۔

مکرر تشریح

اس مسئلہ کو کہ کشتی نوح کی شرطوں کو توڑنے والا احمدیت اور اسلام کے دائرہ میں ہی رہتا ہے۔ بطور مثال مکرر عرض کرتا ہوں۔ کہ نماز کے باوجود فرض ہونے کے۔ اور حدیث میں من ترک الصلوۃ متعمداً فقد کفر۔ کی وعید ہونے کے اس کا تارک دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ کیونکہ تارک نماز اپنے اس فعل کو اپنی کمزوری کی طرف منسوب کرتا ہے اور دل سے اس کے فرض ہونے پر ایمان رکھتا ہے مگر اس کے بالمقابل ایک دوسرا شخص ہے جو سرے سے نماز کے فرض ہونے کا قائل ہی نہیں۔ بلکہ علانیہ انکار کرتا ہے۔ تو ایسا شخص کافر مطلق اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ گو وہ خدا تعالیٰ کی توحید پر۔ تمام رسولوں پر۔ اور فرشتوں وغیرہ پر ایمان رکھنے کا اقرار ہی کیوں نہ کرے۔

تارک اور منکر میں فرق

مجھے تعجب ہے کہ آپ کے حضرت امیر نے اپنی جماعت کو یہ ملحدانہ تعلیم دی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے انکار کی ایسی ہی حقیقت ہے جیسی ترک نماز کی یعنی جس طرح تارک نماز مسلمان ہے اسی طرح حضرت کا منکر بھی مسلمان ہے۔ اور یہ کفر دون کفر ہے لہذا دونوں کی سزا ایک ہی ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔ اللہ رحم کرے اس جماعت پر جس کے ایمان کی باگ ڈور ایسے شخص کے ہاتھ میں ہو۔ اور وائے افسوس اس قوم پر جس میں ایک بھی ایسا سمجھدار انسان نہ ہو جو اپنے امیر سے یہ پوچھے کہ حضرت تارک اور منکر دونوں کیسے برابر ہو سکتے ہیں۔

کانگرس اور مسلمان

سر محمد یعقوب سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک تار اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ جس میں کانگرس کے ساتھ مصالحت کی گفتگو بے محل قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ بعض نام نہاد نیشنلسٹ مسلمان مسلمانوں کے اختلافات کو بڑھا کر بیان کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اعلان حکومت کے بعد فضا میں جو سکون پیدا ہوا تھا۔ اسے خراب کرنے کے لئے نئے نئے بہانے تلاش کئے جا رہے ہیں گزشتہ دس سال کی مدت میں کانگرس کی فریب کاریاں اور دجل و فریب کی بے نقابی کا بارہا تجربہ ہو چکا ہے اور کانگرس پر اعتماد کرنے کے بعد بارہا صحیح صورت حالات منکشف ہو چکی ہے لیکن لطف یہ ہے کہ ان تلخ تجربات کے بعد بھی ہمارے بعض احباب کو کانگرس کے حسن نیت پر اعتماد ہے اور صورت یہ ہے کہ ملک کے آیندہ دستور کا بھی تاحال کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا اسی سلسلہ میں آپ نے بیان کیا۔ ابھی تک ہمیں کانگرس کی طرف سے ایک طے شدہ اور مستقل سکیم کا انتظار ہے اور گول میز کانفرنس کے دوران میں گاندھی جی نے کوئی فیصلہ کن طرز عمل اختیار نہ کیا۔ استحکام ہندویت کے لئے جب انہوں نے جان دیدینے کا اعلان کیا تھا۔ تو اس وقت بھی انہوں نے اس بارہ میں ایک لفظ تک نہیں کہا کہ مسلمانوں کے ساتھ بھی ایسے محکم تعلقات کے قیام کا آرزو مند ہوں بخلاف اس کے کانگرسی اخبارات میثاق پونا کو مسلمانوں کے خلاف اتحاد کی صورت میں پیش کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ میثاق پونا کے فوراً بعد دہلی میں ہندوؤں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں مسلمانوں کو برانگیختہ کرنے کے لئے رضا کار بھرتی کرنے کی تجویز منظور کی گئی۔ ان حالات میں نہ اسلامی حمیت کا یہ تقاضا ہے اور نہ فہم و فراست کا یہ فتویٰ ہے کہ اس درد انگیز

ہومیوپیتھک علاج

ہومیوپیتھک علاج میں اللہ تعالےٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ قلیل دوا۔ زیادہ فائدہ۔ روپیوں کا کام پیسوں۔ سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات۔ ہزاروں مریضوں پر تجربہ کرکے ایک ایک دوا کا جسم کے ہر عضو پر اثر اور علامات معلوم کرنے کے بعد عوام کے فائدے کے لئے پیش ہوگئی ہیں کھانے میں مزیدار۔ زود اثر۔ بے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ چیر پھاڑ اور نشتر کی تکلیف سے بچانیوالی۔ مجبوری اور بیرونی تکالیف کو بلا تکلیف اور بلا اپریشن صرف مرہم سے ٹھیک کرتی ہیں۔ دنیا میں مقبول۔ مایوس العلاج بفضل خدا صحتیاب ہوئے ہیں۔ شافی خدا ہے۔ امراض مخصوصہ مردان کے لئے بہترین ادویات موجود ہیں۔ مستورات کے لئے ان دواؤں سے افضل دوسری ادویات ہو ہی نہیں سکتیں۔ بچوں کے لئے تو عموماً دوسرے ڈاکٹر بھی یہی دوائیں دیتے ہیں۔ کیسا ہی مرض ہو۔ مختلف علاج سے اور پیٹنٹ دوائیں کھا کر مرض کو پیچیدہ نہ بنالیے۔ ضرورت مند آج ہی پوری کیفیت مرض کی ارسال کریں۔ انشاء اللہ مفید اور قابل تعریف پائیں گے۔ پتہ:۔ ایم۔ ایچ احمدی ہیری اکبر پور کانپور

لڑکی سے لڑکا

ایام حمل میں ۹ ہفتے تک جبکہ جنین کچی حالت میں ہوتا ہے۔ این۔ ڈی ڈھلوں صاحب ایس۔ آر سیلین۔ آئی وغیرہ لنڈن کی تیار کردہ مجرب و آزمودہ تین گولیاں کھلائیں۔ جراثیم نرینہ غالب اور مادینہ مغلوب ہوکر بفضل خدا لڑکا پیدا ہوگا۔ ضرور تمند فائدہ اٹھائیں۔ قیمت برائے نام صر۔ احمدی دوستوں کو دسمبر تک مزید رعایت ہوگی۔ قیمتی تصادیق موجود ہیں۔ المشتہر:۔

ایم نواب الدین منیجر محبوب اولاد نرینہ۔ میاں محلہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

نایاب کتابیں

ناظرین یہ نایاب کتابیں ہر وقت ہمارے کارخانہ سے مل سکتی ہیں (۱) گنجینہ طبیب حصہ اول ستارھواں ایڈیشن حجم صفحہ ۲۹۲ مجلد عہ محصولڈاک ۷ر جس کے پڑھنے کا بہت فائدہ آپ صاحبان کو ہوگا (۲) نایاب کتاب مجربات ارسطو عرف علاج فقیرانہ جکی ہر گھر میں بہت سخت ضرورت ہے قیمت صرف ۸ر محصولڈاک ۷ر (۳) نایاب کتاب لب المجربات قیمت ۱۲ر محصولڈاک ۷ر (۴) طبیب نسواں معہ استاد دوائیاں باتصویر قیمت عہ مجلد محصولڈاک ۷ر۔ ملنے کا پتہ۔ **قادر کمپنی سرکل ۹ لدھیانہ (پنجاب)**

احمدیوں کے لئے خاص رعایت

فائدہ مند تجارت

اگر آپ موسم سرما میں امریکن استعمال شدہ گرم کوٹوں کی سربند گانٹھیں یا ولایتی۔ امریکن۔ جاپانی کٹ پیس کے لئے مال کے نمونہ کی گانٹھ مالیتی دو صد پچیس یا یکصد روپیہ بغرض تجارت تھوک نرخ پر ہم سے منگوا کر فروخت کرینگے تو یقیناً معقول فائدہ اٹھائینگے۔ ذاتی ضروریات کے لئے پچاس روپیہ کا بنڈل منگوا لیجئے۔ چہارم رقم ہمراہ آرڈر ہر حال میں آنی چاہیئے۔ مفصل لسٹ طلب کرکے دوسروں سے مال اور قیمت کا مقابلہ کریں۔ (اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

ایس رفیق بھائی جنرل سپلائرز جیکب سرکل بمبئی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ہندو مسلم مفاہمت کے متعلق نیشنلسٹ مسلمانوں اور کانگرسی لیڈروں کے درمیان جو بات چیت [illegible] شملہ میں ہو رہی ہے اس کے نتیجہ کے طور پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۱۵ اکتوبر کو لکھنؤ میں آل پارٹیز مسلم کانفرنس منعقد کی جائے۔ ڈاکٹر سید محمود نے بتایا کہ ابھی ہم کانفرنس منعقد کرنے کے سوا کسی اور باہمی متفقہ فارمولا پر نہیں پہنچ سکے۔ لکھنؤ کانفرنس میں شمولیت کے لئے صوبہ سرحد۔ پنجاب۔ بنگال اور سندھ کے بعض مسلمان لیڈروں کے نام دعوت نامے ارسال کئے گئے ہیں۔

سر آغا خان کی والدہ محترمہ کو ملک معظم نے ۷ اکتوبر کو ملاقات کا موقعہ دیا۔ اور انہیں آرڈر آف دی کراؤن آف انڈیا کا خطاب عطا کیا۔

اچھوت ادھار کی تحریک کی اعلیٰ ذات کے ہندوؤں نے مخالفت شروع کر دی ہے۔ چنانچہ پونہ میں اس کی سخت مخالفت کی جا رہی ہے۔ بہت سے مندروں کے ٹرسٹی اچھوتوں کو مندروں میں آنے کی اجازت نہیں دیتے پجاری بھی اس پر معترض ہوتے ہیں۔

مولانا شوکت علی نے ایک تار کے ذریعہ وائسرائے سے درخواست کی ہے۔ کہ ہندو مسلم سمجھوتہ کی گفتگو کی خاطر گاندھی جی کو رہا کر دیا جائے۔

حکومت روس نے اس امر کے پیش نظر کہ حال ہی میں خوراک کے لئے وہاں بہت سے فسادات ہوئے اور فاقہ کشوں نے اجناس کے سرکاری ذخائر پر چھاپے مارے اپنی گذشتہ حکمت عملی پر غور و خوض کرنا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ روس کی اشتراکی جماعت کی مرکزی کمیٹی نے آئین اشتراکیت میں اہم تبدیلیوں کا فیصلہ کیا ہے۔ اور سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ آئندہ مزدوروں اور عہدہ داروں کو اجرت یا تنخواہ بلحاظ حاصل محنت دی جائے۔ اس کے بعد پرائیویٹ طور پر کام کرنے والے ہنرمندوں کو بھی وہ خام اشیاء فراہم کی جائیں گی جو روس کو اپریٹو مجالس کے ارکان کو مہیا کی جاتی ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ اس سے پیداوار بہت بڑھ جائیگی۔ اسی تبدیلی سے لوگ بلا واسطہ تجارت کر سکیں گے۔ جو اس سے پیشتر جرم تھا۔

گورنر برما کے متعلق شملہ سے ۵ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ ملک معظم نے آپ کے عہدہ کی میعاد میں ۲۲ دسمبر ۳۲ء تک توسیع منظور کر لی ہے۔

سرحدی کونسل میں مسٹر پیر بخش خان ایم ایل سی نے چند قراردادیں پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جن کا مفاد یہ ہے کہ صوبہ میں صنعتی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ کھولا جائے۔ سیاسی قیدیوں مجرموں زیر سماعت ملزموں نظربندوں اور شاہی قیدیوں کو عام [illegible] کی [illegible] کاشتکاروں کے مالیہ اور آبیانہ میں پچاس فیصدی کی رعایت دی جائے۔ اسلحہ کے لئے لائسنس کی فیس کم کر دی جائے۔ صوبہ سرحد کے خاص قوانین مثلاً قانون جرائم سرحد۔ قاتلانہ حملوں کا قانون اور فرنٹیئر سیفٹی ریگولیشن وغیرہ منسوخ کر دیئے جائیں۔ بعض شعبہ جات کی [illegible] کمیٹیوں کی تحقیقات [illegible] اور مرکزی حکومت کی آمدنی سے صوبہ سرحد کو امداد دی جائے۔

لوکل سیلف گورنمنٹ کے نظم و نسق پر لوکل آڈیٹ محکمہ پنجاب کی سال ختمہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۲ء کی رپورٹ مظہر ہے کہ اگرچہ مقامی جماعتوں کے حسابات کی عام حالت میں کسی قدر خوبی پیدا ہوئی ہے مگر وہیں تمام میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے خلاف قواعد حسابات کی خلاف ورزی کرنے کا الزام قائم ہے۔ اس کا علاج یہ بتایا گیا ہے کہ ان کے خلاف باضابطہ کارروائی کی جائے۔ عہدیدار سخت بے پرواہی سے کام لیتے ہیں۔ اور کمیٹیوں کے دفاتر میں نہ کوئی تنظیم ہے نہ ضابطہ۔ محکمہ کی تشخیص اور وصولی کا طریق بے قاعدہ ہے بجٹ پر نگرانی ناقص ہے۔ چیزوں کی بہم رسانی میں کفایت کا پہلو نظرانداز کیا جاتا ہے۔ غرض بے ضابطگی کی بہت سی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

انگلستان اور آئرلینڈ کے تنازعہ پر دوبارہ گفت و شنید کے لئے مسٹر ڈی ویلرا نے برطانوی وزراء سے ملاقات کی اور اس بات کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ سالانہ خراج کے مسئلہ پر دونوں حکومتوں کے درمیان از سر نو گفت و شنید شروع کی جائے۔

ریاست جودھپور کی طرف سے مارواڑ گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ دہلی کے اخبار "تیج" کا داخلہ ریاست میں بند کر دیا گیا ہے۔ کانپور کا اخبار "پرتاپ" اور بعض دوسرے اخبارات بھی ریاست میں نہیں جا سکتے۔

جاپان میں سلک کی زیادہ پیداوار کے پیش نظر اس امر پر غور کیا جا رہا ہے کہ کاغذ کی بجائے سلک کے نوٹ جاری کئے جائیں۔ نیز سلک کی کھپت کے لئے یہ بھی تجویز کیا جا رہا ہے کہ پہاڑی لوگوں کے خیمے مچھر دانیاں رسے جالی موٹروں اور سائیکلوں کے ٹائر جہازوں کے مستول اور غبارے وغیرہ بھی سلک کے بنائے جائیں۔

لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس میں ۴ اکتوبر کو ہوم ممبر نے ہاؤس سے درخواست کی کہ صوبہ بمبئی کے جیلوں میں قیدیوں کی رہائش کے لئے جو بائیس لاکھ ۴۸ ہزار روپیہ کی گرانٹ دی گئی ہے اس میں تین لاکھ ۶۵ ہزار روپیہ کا اضافہ کیا جائے کیونکہ تحریک سول نافرمانی کے دوبارہ شروع ہونے سے اس امر کی سخت ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ کثیر التعداد قیدیوں کے لئے [illegible] کا انتظام کیا جائے۔

لکھنؤ کانفرنس میں شمولیت سے انکار کرتے ہوئے علامہ اقبال صدر آل انڈیا مسلم کانفرنس نے اخبارات کے نام ایک بیان دیا ہے۔ جس میں کہا ہے میں اس کانفرنس کو اسلام اور ہندوستان کے مفاد کے خلاف سمجھتا ہوں۔ میری رائے میں یہ محض تضییع اوقات ہے۔ آپ نے کہا کہ جب تک اکثریت کی طرف سے ہمارے سامنے تجاویز پیش نہ کی جائیں اس وقت تک آپس کی گفتگو کا نتیجہ یہی ہوگا کہ خود ہمارے اتحاد کو جسے ہم نے نہایت کوشش سے حاصل کیا ہے نقصان پہنچے۔ مولانا مہر اور ظفر علی خاں نے بھی دعوت کے جواب میں لکھا ہے کہ ہمارے نزدیک ہندوؤں کی طرف سے معین تجاویز مفاہمت پیش ہوئے بغیر کوئی کانفرنس منعقد کرنا یا کسی بحث میں پڑنا بالکل بے سود ہے۔

مولانا شفیع داؤدی۔ سر محمد یعقوب سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ۔ اور ڈاکٹر شفاعت احمد خاں نے بھی مولانا شوکت علی کی مجوزہ مسلم کانفرنس کے متعلق اعلان کیا ہے کہ وہ اس کے خلاف ہیں۔

ہز ایکسی لنسی کپتان سکندر حیات خاں قائم مقام گورنر پنجاب ۸ اکتوبر شملہ سے لاہور پہنچے۔ آپ کی آمد پرائیویٹ تھی۔ ایمپرس روڈ اور دیگر سڑکوں پر جہاں سے آپ نے گذرنا تھا۔ پولیس کا کافی انتظام تھا۔ آپ گورنمنٹ ہاؤس میں فروکش ہیں۔

فاتح کابل والا حضرت شاہ ولی خاں برادر اعلیٰحضرت نادر شاہ والی کابل ۸ اکتوبر یورپ سے واپسی پر پشاور جاتے ہوئے فرنٹیئر میل سے لاہور سٹیشن پر پہنچے۔ مسلمانان لاہور۔ مسلم انجمنوں کے نمائندے اور معززین شہر آپ کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ آپ نے ایک مختصر تقریر کی جس میں حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

گورنر باجلاس کونسل نے مسٹر ایف ڈبلیو کیمپ کو ۱۰ اکتوبر سے ۳۱ مارچ تک لاہور ہائیکورٹ کا ایڈیشنل جج اور مسٹر جسٹس ایم وی بھڈے کو ۱۰ اکتوبر سے چھ ماہ کیلئے لاہور ہائیکورٹ [illegible]

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر [illegible] نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر [illegible] شائع کیا [illegible]